

U. 9180

رسالہ
۶۹۴

(۸۹) (جزیہ) و پٹہ سہ ماہی (۸۹)

بہ منی سیتے سر اگندہ پیش
مکہ بوسہ برزوے فرزند خوش

ہمارا نصب العین

و جنال الشعل مشق الدین

دریقت بحمدت نعلونیت
تبیح و حباۃ و حق نیت

(۸۹) (۸۹)

انیس الغبرا

مدیر

خواجہ الدین

حاکم

مرزا و زنا یتیم خاں انیس الغبرا (نابلی حید آباد کن)

مروانہ وزمانہ یتیم خانہ انیس الغریبا۔۔ ناپسیلی۔ حیدر آباد دکن

قیام یتیم خانہ ۱۳۳۱ھ فصلی مطابق ۱۳۲۰ھ ہجری۔ تھوڑا سا سٹے (۱۳۶) لڑکے (۲۳۱) لڑکیاں (۱۵۰) تعلیم عام لازمی۔ دینیات مع جوہرہ و حساب۔

تعلیم خاص اختیاری۔ حفظ کلام مجید اور حبلہ حیات اعلیٰ تعلیم عربی و انگریزی۔
تعلیم فنون لازمی۔ خیالی تجارتی۔ فریج سازی۔ فٹ ورک۔ پالش و پینٹ۔ بولڈنگ۔ پینیل وغیرہ کلام اکبر الٹھانی جیسا فی اصلاح سانی
و کانس بازار ناپسیلی میں یتیم خانہ کی چار دوکانیں قائم ہیں

و عا خانہ ۱۰۶۱ھ بعد نماز فجر و مغرب ہفتہ وار بعد نماز جمعہ اور ہر سال دعائے نیم شبی شب عراج شب برات و شب تہ میں بعد نماز
تہذیب خاص و وظائف کے ساتھ خاص خاص دعائیں اسکے علاوہ شادی بیاہ کے نماز پر لا دھڑی کی ولادت و دیگر اہم مقصد و تہذیب و تربیت کے
فائدہ و ایصال ثواب۔ بہار ہلال کی چھٹی کو سندھ و ختم کر کے مہموں کے نام ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔ تھوڑی سی امداد و دیگر مہموں کے
لئے شریک فائدہ کرائے جاسکتے ہیں۔ ہر مہینہ یا ہر سال بھی فیس سرایش ختم قرآن شریف کر کے فائدہ دیا جاتا ہے۔

حیدر آباد میں اندھوں کی تعلیم گاہ

بریل سسٹم پانچھوں کو اردو پڑھنا اور لکھنا بھی سکھایا جاتا ہے اس وقت ایسے دس امینا تعلیم پارہے ہیں انشائات تعلیم جہت
امداد اندھوں کے پڑھنے کے قرآن شریف بھی مہر سے طلب کر کے اسکا بدینہ نسخہ تحفینا میں سرور ویدیہ لٹریچر کی تہذیب بھی شرح کردہ جاتی

خصوصیات یتیم خانہ

۱۔ یتیم خانہ (۳) دارالقیام نو مسلمین اور انکی خاص اسلامی تعلیم (۳۱) جماعت حفظ (۴) معذرت کو بھی حسب صلاحیت تعلیم
یا کو حفظ کے علاوہ بیہ بانی اور نگرے لولوں کو تعلیم عام کے علاوہ خیالی وغیرہ (۵) عربی و انگریزی اعلیٰ تعلیم مثلاً تہذیب
(۶) بی اے و چنانچہ عربی میں مولوی کے (۷) لڑکے اور انگریزی میں (۲۵) لڑکے شریک میں پڑھ رہے ہیں (۶) دینیات میں
مطالعات و مساجد میں مصنوعات کی نمائش علمی مناظرے اور ورزشی مناظرے

مقصد خاص

۱۔ نسل امداد اور سرکاری امور سے پہلے کو رہائی کا مرکز بن کر بحال نہیں ہونے والے قوت عمل مفقود اور مدوح آزادی تباہ جاتی
۲۔ اس وقت تک کسی سرکاری امور کی کوشش کی نہ وہ کسی اوقافیہ رقوم کا ملک ہے اور نہ کسی سرکاری زمینت و ملکیت پر

منجانب حافظ تقاری نو مسلم ناہین کا سب تیون لیس

پہر خلوص مبارک باوجود

یہ بیان تھیوہ معاہدہ سے ۱۰۰ سالہ سالہ

ماہنامہ نیر انگریزا

جلد ۱۰ بابۃ ماہ شوال المکرّم ۱۳۵۵ھ ہجری

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱	ماہنامہ نیر انگریزا	۱	ماہنامہ نیر انگریزا
۲	ماہنامہ نیر انگریزا	۲	ماہنامہ نیر انگریزا
۳	ماہنامہ نیر انگریزا	۳	ماہنامہ نیر انگریزا
۴	ماہنامہ نیر انگریزا	۴	ماہنامہ نیر انگریزا
۵	ماہنامہ نیر انگریزا	۵	ماہنامہ نیر انگریزا
۶	ماہنامہ نیر انگریزا	۶	ماہنامہ نیر انگریزا
۷	ماہنامہ نیر انگریزا	۷	ماہنامہ نیر انگریزا
۸	ماہنامہ نیر انگریزا	۸	ماہنامہ نیر انگریزا
۹	ماہنامہ نیر انگریزا	۹	ماہنامہ نیر انگریزا
۱۰	ماہنامہ نیر انگریزا	۱۰	ماہنامہ نیر انگریزا
۱۱	ماہنامہ نیر انگریزا	۱۱	ماہنامہ نیر انگریزا
۱۲	ماہنامہ نیر انگریزا	۱۲	ماہنامہ نیر انگریزا
۱۳	ماہنامہ نیر انگریزا	۱۳	ماہنامہ نیر انگریزا
۱۴	ماہنامہ نیر انگریزا	۱۴	ماہنامہ نیر انگریزا
۱۵	ماہنامہ نیر انگریزا	۱۵	ماہنامہ نیر انگریزا
۱۶	ماہنامہ نیر انگریزا	۱۶	ماہنامہ نیر انگریزا
۱۷	ماہنامہ نیر انگریزا	۱۷	ماہنامہ نیر انگریزا
۱۸	ماہنامہ نیر انگریزا	۱۸	ماہنامہ نیر انگریزا
۱۹	ماہنامہ نیر انگریزا	۱۹	ماہنامہ نیر انگریزا
۲۰	ماہنامہ نیر انگریزا	۲۰	ماہنامہ نیر انگریزا

ناظرین رسالہ ہذا کے کاغذات مضمونہ رسالہ ہذا کا تعارف

ناظرین رسالہ ہذا کے کاغذات مضمونہ رسالہ ہذا کا تعارف
یہ رسالہ ہذا کے کاغذات مضمونہ رسالہ ہذا کا تعارف
یہ رسالہ ہذا کے کاغذات مضمونہ رسالہ ہذا کا تعارف

سینا گھروں اور تھیں بالوں دُبا کر دیکھو تو سوسوں
نوسے سے زیادہ تعداد اُن مسلمانوں کی پاؤں کے
مکان غلام دہراچ پر چڑھ چکے ہیں یا سودی قرضہ
میں دہن دیں۔ یہی مسلمان طوائفوں کے حسن و نغمہ کے نہایت

سینا کے مسلمان زہول قدم مگر ٹ کے دہنوں اور بان کی سرخی
کرتے ہیں، مشکل سے سوئیں ایک مسلمان شرعی طور پر زکوٰۃ
ادا کرنا ہوگا۔ اس مقدس دُش سے جس پر مسلمانوں کی
تمدنی معاشرت کا دار و مدار ہے عام طور پر غفلت برتی جاتی

ہے۔ مساجد ان مسلمانوں کے

یہ تیسوں کو کھانا کھانا نیکو ثواب غلیظہ مدیشوں سے ثابت ہے
آپ کو بہ روز بلا صرفہ مانتے ہو سکتا ہے
ذرا نہ صرف ایک مٹھی چاول یا مابا نہ صرف دو، یہ
تینوں کی مدد دے رہا ہیں
آپ ذرا سی توجہ اور تہوڑی کھجی دُپٹی کر سکتے ہیں
خدا کی راہ میں جانی و مالی ایشاں کر سکتے ہو
رسول پاک کے نام پر کیا کر سکتے ہو
معمولی سی معمولی اور وہی بلا صرفہ ادا نہیں کر سکتے

زوقِ حق نے ایک طے سون کی
انگلیوں میں نسیم دیکھ راج کی
انگشتریان اور گردنوں میں قیمتی
مکس پہنا دے ہیں فری لطیف
کی ہر نثر میں یہی مسلمان فحش
پیش ہیں

مسجدیں دیران اور
خانقاہیں بے رونق۔ !

مساجد میں چند مسکنہ حال مسلمان نظر آئیں گے اور اس
وقت جب کہ سوزن "اللہ اکبر" کی صدا دیتا ہے
مسلمانوں کے گھروں میں گراؤ سون کا ساز چڑھتا ہے
معلم گھروں کی الماریوں میں قرآن قیمتی غلافوں میں
لپٹے ہوئے رکھے ہیں۔ جن گھروں سے قال افتد اور
قال الرسول کی صدا نہیں بلند ہوتی جیسے تھیں دہان
شر بازی ہوتی ہے ستارہ بیل ترنگ ڈھولک
میلے اور ماروا نغمہ کا شور برپا رہتا ہے۔

امرا اگر کسی عیش و راحت کو سونج
کی مشقتوں پر ترجیح دینے کیلئے مشکل
ہی سے تیار ہوتے ہیں اور جو اس
فریضہ کی تکمیل کر سکتے ہیں وہ اس
نے تمہیں یہ کہ ادا کرنے کے نام سے پہلے
"الحاج" لکھا جائے کیا یہ وہی
مسلمان ہیں جن کو قدم قدم پر یا اور
دکھا دے سے بچنے کا سبق دیا گیا ہو

جب اسلام کی خاطر معمولی راحت ترک نہیں کیا سکتی تو جہاد
کے غلہ کو بچنے کا کون موقع ہے؟ یہ مقدس اور اہم فرض
تو مسلمانوں کے دائرہ عمل سے بالکل خارج ہے۔
یہ تو عام مسلمانوں کی حالت ہے، دارِ ثمان علوم نبوی اور
عاطل طریقت و شریعت کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے
میرادل لڑتا ہے۔ آہ آہ ہے۔ آہ

تن ہمہ داغ داغ شہر پہنچا کجا نیم۔ !
جب حالات کی یہ نوعیت ہے تو یہ بتاؤ کہ کس کے مبالغہ کیا ہے؟

کیا متحرک لاشوں کی خدمات میں تبریک کے ہدایا پیش کروں گا؟ کیا جیتے ہوئے لوگوں کے سامنے مبارکبادی کے شادیانے بجاؤں؟ کیا وہم توڑتی ہوئی جانوں کے روبرو جنت کے نئے ملاؤں؟ میں قیامت تک ان لوگوں کو مبارکباد نہیں دے سکتا جو جنت کے شرف سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔

ہاں! مسلمان! اس وقت مبارکباد کے مستحق تھے جب انکی خوار کی چمکار سے کفر و شرک کے جسم میں لڑہ پیدا ہوتا تھا۔ ہاں! ہاں! وہی مسلمان جنہوں نے بدترین کے میدانوں میں زخم کھانے کا 'اسلام' کی غلت کو قائم کیا جنہوں نے پرہیزگاروں کو کفر و شرک کی براہ راست دی جنہوں نے قیامت کے پرچے اڑا دیے جن کے سامنے کسری کا وقار جھک گیا جنہوں نے تلواروں کے سایہ میں غازیں پڑیں تھے جو بے میدانوں میں خدا کی بڑائی بیان کی 'ایران' نے ان کے قدم چومنے معرے ان کا استقبال کیا اپنی نیش آئے مجدد و ریزہ ہو گیا اور بہارت و رت کی شعلے نے ان کے چہروں میں اپنا سہا سہا لادیا۔

وہی مسلمان ہدیہ تبریک کے مستحق تھے جو خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرتے تھے بڑے بڑے کروفر والے بادشاہوں کے درباروں میں سہجہ بھی ان کی گردن میں خم نہ آیا اور موت کا بھیانک غمہ دیکھ کر بھی ان کے پائے متھکتے

کو بخش نہ ہوئی خدا کے مقابل میں دنیا کی کوئی دگلی اور رنگینی ان کو اپنی طرف متوجہ نہ کر سکتی تھی۔ کسری کے غمہ گاہی قہر کو جب انہوں نے پہلی مرتبہ دیکھا تو وہ اونٹ پر اترے والے "اند اکبر" پکار اٹھے۔ بخش بہا ایرانی تالیزون پر انہوں نے سجدہ کیا۔ بلکہ وہ تمام دگلی کے اسباب جو انسان کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں انہوں نے کھینچ کر لاد کر دربار خلافت میں بھجوا دیے۔ یہ وہی سلطان تھے جو سیرہ کھلائی دیوار کی طرف مضبوط اور متعلق تھے۔ انہوں نے اپنے کو مختلف لوگوں کے ساتھ منسوب کیا تھا لہذا انکی مختلف جماعتیں تھیں۔ شخص ایک گھرانے کا فرد اور ایسا ہی لڑی کا موقی نظر آتا تھا۔ اسی اتفاق و اتحاد کا اثر تھا کہ جب کسی مسلمان کو حقیقت پہنچتی ہے تو تمام مسلمانوں کے دل بے چین ہو گئے ہیں۔ دنیا ان کے قدموں پر چلی ہوئی تھی۔ اگرچہ وہ دنیا سے دور بھاگتے تھے۔ تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ جب کسی مسلمان نے نشانیاں دکھائیں تو بادشاہ نے جبر سے کھینچ لیا تو بھلا آگاہانہ خاک پر گر پڑا۔

رب تعالیٰ تم! ان ہی مسلمانوں کو "مبارک باد" نثار دے گی جو سرفراز و عظمیٰ کے سچے خدام تھے وہ وہ ایک اور ہادیہ جو عظیم پیر یا رسول اللہ کریمؐ کی شخصیت سے روئے اور انہوں نے مخلوق میں کبھی تقصیر نہیں کیا لیکن سوسنی کی آگاہ گواہ ہے کہ ملت رسول کی بارگاہ میں انہوں نے اپنی جات

نہ پیش کی ہے اور ناموس ہوں کی خاطر اپنا سب کچھ
 نثار دے۔
 مسلمانو! اگر تم بھی چاہتے ہو کہ تم کو عید کی سچی مبارکباد
 دی جائے تو تم ان مسلمانوں کی زندگی کی ایک بھلک
 بی اپنے اندر پیدا کر کے دلوں و دلوں کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے
 نہ اکیلے بیدار ہو، اسلام تمہاری خوشیوں کا منتظر!

خیرات کا مفہوم

اس

برحق مہسویٰ فرزند مسرت رعد

یہ نوجوان تو اناوند رست فقیر! یہ پیشہ ور فقراہیں نہیں انہیں فیت
 سب سے لوگ جو خیرات کا کبھی مفہوم
 قصور اپنا ہے خود ہم نے ڈال دی عادت
 وہ ظلم کرتے ہیں ان پر کہ رحم کہاتے ہیں
 یہ تمہو بیواؤں کیس یہ و زار و نحیف
 جو سستی بھی ہیں ملتا نہیں انہیں کھانا
 وقار ملت بیضا نہیں جو بے منظور
 فلاح قوم کی منظور ہے اگر تم
 انہیں حیات کے مقصد سے کیے گا
 تنکا وغیرہ میں ملت کو کر رہے ہیں حقیر
 بچہ کام چوہ ہیں کرتے نہیں ہیں کچھ محنت
 لہ اگر دن کا نظر آتا ہے نہ آتا جو دم
 شہر میں گھٹا ہو کچھ نہ کریں؟
 یہ ہم چوہ ہیں محنت سے جو پڑتے ہیں
 اٹھارہ سب میں یہ تاحال رست و تکلیف
 ہرے اڑاتے ہیں لیکن یہ پیشہ ور فقرا
 انہیں کو دیکھتے خیرات جو کہ ہیں معذور
 تو ان فقیروں کو تعلیم و تیکاری دو
 ہنر سکھائیے کچھ ہم فی سبائیے راہ

اگر ثواب حقیقت میں تم کو ملتا ہو
 یہ تم خانہ میں دید و جو تم کو دینا ہو

عید کا لباس

۱۲۱
ادارہ

عید کے دن صاف اور اچھا لباس پہنا سون
ہے، لیکن اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ لباس کی تیاری
کے لئے ہمارے ہاتھوں اور سامان کا روئے دروازہ دیکھیں
کپڑوں میں عید کا دوکانہ اچھا ہے۔ اگر آپ کی بات
میں ان نفوس قدسیہ زائید شرف نہیں رکھتے تو
کوئی وجہ نہیں ہے کہ آپ سادہ اور اچھے ہوئے کپڑے

پہنتے ہوئے شرمائیں۔
قرآن میں جابجا فضول فرجی
رکنے والوں کی مذمت
آئی ہے خدا فضول فرجی
کرنے والوں کو دوست
نہیں رکھتا۔ فضول فرجی
نی ہے کہ اپنی باطاعت
زیادہ سے زیادہ کیا جائے
عید کے لئے قرض لے کر
اپنی پونجی کا حق حقہ نہ
کرے۔ عید کے لباس کی تیاری کرنا
یقیناً امر ان اور تہذیر
ہے۔ اس صورت میں
سنت کے بجائے ایک

مثنوی شریف

گفت -
چیت در

گفت اے جاں سب - مہر
کہ از آن دو نفع ہی لرزد
گفت از خشم خدا چہ بود اماں
گفت ترک خشم خویش اندر زمان
تجہ علم گردن خشم زدو است
خشم حق بر من جہد رحمت شہادت
شکر کن کہ مہر خدا را در نسیم
نیزی کن شکر و ذکر خواجہ ہر ہم

کی جائے اور سودی قرضہ
لیکر گناہ کبیرہ کا استیجاب کیا
جائے۔ اگر آپ نیا لباس
بنائیں مقدت نہیں رکھتے
تو ظاہر اور آزرہ ہونگی کوئی
وجہ نہیں، نہ ہی خوشی دے
کپڑے پہن کر عید گاہ کا دوکانہ
ادائیگی اور اپنے اس
دائمنہ اور غلط اسلام
کے مطابق فعل پر قطعاً شریعت
نہ ہو جائے۔ رسول اللہ
صحا پڑے عید کا لباس کبھی
قرض نہ لیا۔ نہیں کر لیا،
اکثر و بیشتر دو جہان کلامی

اور آپ کے جان نثاروں نے پیوند لگے دے دیے ہوتے | گناہ کا ارتکاب ہو گیا اور تہذیبی ایسا جس کا اثر آپ کے

اخلاق و روحانیت سے گزر کر اقتصادی حالت اور مادی وسائل پر پڑتا ہے۔

خوب یاد رکھو کہ نامہ نمود اور تخت و تاج میں تعلیم اسلام کے خلاف ہے اسلام کی عنوان نمود و نمود کو پسند نہیں کرتا۔ بھر کھیلے لباس کا نمود و نمائش کے سوا اور کب مقصد ہے؟ رسول اللہ عام طور پر سادہ اور سپید لباس زیب تن فرماتے تھے، سچ تو یہ ہے کہ سفید لباس مرد کو بھترتا بھی ہے، رنگین لباس تو جوڑوں ہی کو زیب دیتا ہے، ماہرین نفسیات کا دعوئی ہے کہ لڑکیاں

کرنے اور زنانہ رنگ کا لباس پہننے سے مرد میں نہایت پیدا ہوتی ہے اور مردانگی کا جذبہ مضہل ہو جاتا ہے۔ پس آپ اسی رنگ کا لباس کیوں نہیں جو قدرت نے مرد کے لئے خاص طور پر خلق فرمایا ہے۔ دوسرے رنگ کا لباس ممنوع نہیں ہے، مگر وہ شوخ اور بڑھکھلانے والا ہوتا ہے، لیکن مردوں کے لئے سرخ رنگ کے لباس کو تو سرکارِ دو عالم نے پسند نہیں فرمایا۔

اگر آپ خدا اور رسول کی خوشنودی چاہتے ہیں، تو عید کے دن اسرار سے پرہیز کریں سادہ لباس پہنیں

اور دھڑلے ہوئے کپڑے پہننے میں بھی شرم محسوس نہ کریں، جس چیز کو آپ نے حلالی سے شرم و عزت سمجھ رہا ہے وہ فی نفسہ نفس کی کمزوری اور احساس کی دانت ہے۔

ہم دیکھنا چاہتے ہیں، عید کے دن کتنے مسلمان سنت نبویؐ کی اتباع کا ثبوت دیجیں؟

بچوں کے خطاب

سترا لباس پہنو سترا جمال رکھو | کھانسیں ہر طرف تکم اقبال رکھو
صحت کے مال سے تم دل ملا مانگ | صحت کا اپنی پوہر دم خیال رکھو

دنیا میں تندرستی ہے بیشاں نعمت

صحت کا قدر دیکھو، بچو بچو | بالوں کی قدر دیکھو، بچو بچو
پوہی قدر دیکھو، بچو بچو | انگوٹھی قدر دیکھو، بچو بچو

دنیا میں تندرستی ہے بیشاں نعمت

عید فاروق اعظم

انہوں نے اجماع بنی شیعہ و اہل حق و باطل کو مسنون فرمایا

حضرت فاروق اعظم مصطفیٰ بنی ہاشم
ہے اشد علی الکفار و بنی شان میں
باوجود اسکے شوع کا انکے بکس سے بیان
ایک شب سن لی جب دم ہلال عید کی
بند و راز کیا اپنے مکان کا۔ ات بسر
بطلہ اصحاب بنی سے اک سحابی باوقار...
در پہ اگر یہ صدا دی اسے امیر المؤمنین
آج دن ہے عید کا کیوں رو رہے ہو استقدر
حضرت فاروق اعظم نے کہا اب اسے اتنی
یہ خبر مجھ کو نہیں بتاؤں ہیں یہ سے پیام
جن سے ہیں تمہارا روزے اونکی محبت پر کجا
مغنی الضعفی مسنی کی ہے دعا تجھے خدا
رَبَّنَا ارْزُقْنَا نَفْسَنَا فَاغْفِرْ لَنَا

نام تعابن کا اثر جو تھے امیر المؤمنین
بَلِّغْهُمْ رَحْمَةً مِنْكَ وَصَفِ بَقَرَانِ
خوف حق سے انہیں رہتی ہیں سداؤں
گھر میں اگر خضر و اپنے بہت تہدید کی
صبح تک رونا رہا حق کا پیارا راستہ
نام خطا ہو ہریرہ ہے جہاں میں آشکار
کس نے میں آج نے دن آپ یوں غوثین
وقت بہت کا کچھ یا وقت ہے دشت اثر
میرے رونیکہ سب کہتا ہوں سن لو ابھی
یا کہ فاتحہ یہ ہی گذرا ہے مہینہ یہ تمام
جو رہیں مرد و خصل حق سے اوکو فرج کیا
ہے بہت کچھ پڑھ ماسی وہ کہ اسے سنوا
ان بزرگوں کے تصدیق سے ہماری سبنا

قطعہ تاریخ اجرانی رسالہ امیر الغما

جاری ہو گیا بدھ نے ماہوار رسالہ
اسے غنی مسنی متنی صاف یہ کہہ دو
جاری ہے ہر تئوں کا نذر الفقہ ہے
اجرانی کی تاریخ زین الغما ہے

یتیم کی عید

ادام

یہ کہہ کر ماں نے کپکپاتے سونے ہاتھوں سے بچہ کو نہلیا اور
: ب پیوند لگا کر تہہ بچہ کے گلے میں ڈالنے لگی تو بچہ نے ہلکے
لہ :-

”میں تو پیٹے پر آنے کرتا تو قیامت تک نہ پہنچتا
تمام ہٹ تو اپنے پڑے پہنے پھرتے ہیں۔“

ماں کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈباتا آئے پہلے دوپٹے کے پلو
سے آنسوؤں کو پونچتے ہوئے بولی :-

”اصغر! منہ نہ کرو! میرا بہانہ تو آئی کو تھا۔
ابا ہوتے تو میں ایک چوڑا دور تے با دیتی۔“

باپ کا نام سن کر بچہ کی کانیں بھری آنکھیں سناں کہو
ایک آنکھوں سے آنسو اچھوتے موقی برستے رہے نہنگ
کرماں نے کرتہ پہنا دیا۔

کپڑے پہنائے بعد ماں نے بچہ کی پیشانی کو چوما
اور سوکھی رونے کے پہرہ تڑتے اور رات کی داں سننے
لا کہہ دی۔

اصغر رو کر ”ماں جان۔ کیا عید کے دن بھی ہم
یہی کہنا ہیں“

اماں بغیر ادھر کو نہ بیٹا۔ اگر تھا اسے باپ ہوتے تو

سورج کی پہلی کرن پر سے طور پر چمکانے سے :-
پانی تھی کہ محلہ کے تمام بچے آنکھوں کو ہتھیلیوں سے شستے
اٹھ بیٹھے۔ اس محلہ میں ایک بڑا پرانے گھر بھی تھا۔

ایک دکنیاری بیوہ اور بن باپ کا ایک یتیم بچہ ایک اکا
تھے۔ یہ یتیم بچہ بھی اٹھا، مگر اس دن جیسے رات سے اور بچہ

دل سے خوشی کا سراپا عین لیا گیا ہے جیروا تر ہوا۔ دل اس مال
اچھے ہونے پڑتا تھا، انہیں تھکی جیڑائی نیا اٹھ لیں، اپنی شہت سے غور

ہو گیا اس میں بھی ہوتی تھا، مال مال میدول در ٹوٹے ہوئے دکھائی دیتا
غزوہ ماں اجڑ کر کھر کی مالک ہے پرانے گھر کی بے تاج مالکہ ٹوٹے ہوئے

پر بیٹھی، موقی بیوند کے کپڑوں کی گندھی کو اٹ پٹ رہی
تھی، بیوہ اور دکنیاری ماں کے گلے میں یتیم بچہ باپس
ڈال کر بولا :-

”اماں! سچے جلد نہلا کر کپڑے پہنا دیجئے،“

محلہ کے سب بچے تو بن سوار کھلیوں میں کھیں رہے ہیں۔
میں بھی عید گاہ جا دنگا۔ مگر ماں جان۔ ابا تو نہیں ہے

اب کس کے ساتھ جاؤں، ”اماں! دل کو تمام کر اور آنسو نہ
کو کچل کر کہا ”بیٹا! گھبراؤ“ ستر ماؤں سے بڑھ کر محبت رہنے دے

اندھیاں تہاڑ گھبراہٹ ہیں۔

تھیں اپنی اچھی چیزیں بچا دیتی " گریز کر کے " دیکھو مثلاً۔
 یہ جو رہی ہے۔ عید گاہ کو بجاؤ گے "۔
 غرض کچھ لکھنی کر۔ یہ تم پرچہ اپنے ساتیوں کے
 ساتھ عید گاہ روانہ ہوا۔ چھ بچے اپنے باپ کی انگلیاں
 کسی نے نہ پوچھا۔ اس نے پتھر پٹی زمین پر سجدہ کیا
 قریب کے آدمی کا جو سجدہ کرتے میں دھبکا لگا تو بچہ
 کی پیشانی میں کئی نیکی لکھ دیاں چہ نہیں اس کے ماتھے
 سے خون بہنے لگا۔ جب لوگ ایک دوسرے سے

پچواہ نوے تھے اور پچاس
 اندازتہ دوڑ دوڑ کر چل رہے
 تھے بیتہ مسرت نے ان
 کے دنگے روکے کو کر کر
 یا بہ۔
 یہ تم پرچہ خاموش جارہا تھا
 باپ کی صورت۔ وہ رگڑا اس
 کی آنکھوں کے ساتھ چہ رہی
 حق۔ جب کوئی بچہ اپنے باپ کو
 لے کر آیا تو تیرہ بچہ مسرت کے ساتھ
 دینگے لکھ " ابا " کا نام سن کر اس کے دل میں ہول
 اٹھتی اور اس کے چہرے پر تیری کے خوش ابرآتے۔
 عید گاہ میں فرشتے کی کئی حق جو لوگ بھریں
 پہنچے انہوں نے اپنے رومال بھجا کر سجدہ کیا یہ بچہ کو
 جیت پر اپنی کمانی کا آخری حصہ خرچ کر سکتے تو کیا تیرہ بچوں پر اپنی پونجی کا تیرہ تیرے حصہ بھی خرچ نہیں کر سکتے۔
 سدا دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام تیرہ بچوں کے سوا اور جو بچوں کے والی تھے تم اگر سدا کی محبت نے مری جو تو میری نگہاری
 کرو اور ان کے ویران اور بڑے ہوتے ہیں کو سدا بھلا کر ادا بنا دو۔ غریب جہان بڑی سی توضیح پر پہنچن لگا۔

لیصال الثواب تقریر یاد و موتیوں کی پرورش

جسمان میں لہذا درگاہ حضرت ہفت صاحب شریف صاحب
 میں ہم چھٹی و تہذیب قرآن شریف کر کے رعوں و شتاب بخیر
 اس کی تلاوت قرآن لے لیسال شریف یہ شخص رب توفیق املہ
 یہ بچہ جنوں کا نام شریف لے سکتا ہے جس سے لیسال شواب کے
 ساتھ تیرہ بچہ پرورش ہی ہے
 چہ خوش بود کہ برآید بہ ایک کرشمہ و کار
 سے بہا جو الہو پونچہ۔ ابتدا
 عید گاہ تہ واپس ہو کر تہ
 بچہ گھر پہنچا۔ ماں اپنے
 اکوٹے لال کا بے معنی لیا تہ
 انتظار کر رہی تھی ماں کو دیکھ کر
 بچہ نادل بدایا۔ وہ تیرہ بچہ
 ماں سے لپٹ لیا روتے

روت اس کی چکیاں بندہ نہیں۔!
 اولاد والو! عیدے دن تیرہ بچوں کو یہ بولنا دیکھ کر و ان
 بچہ جی جن کے مسرت باپ کا سایہ اٹھ گیا ہے شفقت و محبت
 ہا برتاؤ کر و ان کے ساتھ جلی پیشانیاں محبت بھرت ہوسکتے
 کھلے ترس رہی ہیں اگر تم اپنی اولاد کے لباس اور زیب و
 جینت پر اپنی کمانی کا آخری حصہ خرچ کر سکتے تو کیا تیرہ بچوں پر اپنی پونجی کا تیرہ تیرے حصہ بھی خرچ نہیں کر سکتے۔
 سدا دوعالم علیہ الصلوٰۃ والسلام تیرہ بچوں کے سوا اور جو بچوں کے والی تھے تم اگر سدا کی محبت نے مری جو تو میری نگہاری
 کرو اور ان کے ویران اور بڑے ہوتے ہیں کو سدا بھلا کر ادا بنا دو۔ غریب جہان بڑی سی توضیح پر پہنچن لگا۔

جنت سے مرحوم باپ کا خط بچوں کے نام

تمہاری عمر تہیں مژدہ جوانی دے	میتیم بچو! خدا تم کو زندگانی دے
وہاں نصیب تہیں عیش جاودانی دے	امر نہ سکود کوئی رنج ناٹھانی دے
تم اس جہان تنہا میں باہر درہو	تمہارے دل نہ دکھیں یا الہی شاد زہو
بہن ہے پاس نہ بیوی نہ کوئی بہانی ہے	نہ ماں نہ باپ نہ اولاد ساتھ آتی ہے
لحد مرحلہ طرفت نہ سسی سی چھانی ہے	بدون قبر احسا کی آشنائی ہے
ہمارے ساتھ تھی دنیا خیال ہے آنا	دیانا ساتھ کسی نے ملال ہے اتنا
مقدرات سے وہ ہو چکا جو تھا ہونا	نہ روؤ میرے میتوں فضول ہے رونا
نہ چھوڑو دن کے مشاغل نہ رات کا سونا	اب ایسی فکر سے مفت اپنی جان ہو نا
نہیں ہونیں نہ سہی دو تعلقات تو ہیں	تمہارے واسطے سامان کائنات تو ہیں
انصیت ہو گا تہیں مال زربہی دوست ہی	ملے کارزق ہی آرام بھی سرست ہی
سکون و عیش ہی پاؤ گے اور راحت ہی	کرین گنجوش و اقارب وہی محبت ہی
ابھی بہت ہیں زمائیں نہ باں بقی	ربانہ تیرے ہیں کیا نہ خوبیان بقی
کہ ہر وجود کو دنیا میں ہے فنا ہونا	تہیں بھی آہڑے گایوں ہی جدا ہونا
جو عام بات ہے اس سے طول کیا ہونا	نہ چاہئے مردم نے سے غمزدہ ہونا
یہ ایک رسم نہ اروں برس جاری ہو	ہم آج مر گئے دو سر و کچی باری ہو
تم آہر نہ ہماری کہیں مٹ دینا	ہمارا نام نہ تم خاک میں ملا دینا
تمہارے ہاتھ ہمارے اب جلا دینا	ہماری محنت مرحوم کا جملہ دینا
جئے جو بعد فنا وہ مدام زندہ ہے	کہ مرنا والا ہے زندہ جو نام زندہ ہے

بڑھو بڑھاؤ قدم بڑھو چلو زمانے میں
ہنرمیں 'علم میں' اور آبرو بڑھانے میں
کے زمانہ کو آچھونکے ہیں خلیفہ انجیر
(پتہ: لاہور)

'انھو' ٹھاؤ مصیبت عروج پائین
تمہارا نام ہو دنیا کے کارخانے میں
غریب کے وہ حاصل کرو شرف بہرہ

جتنی باتیں

۱۱۔ ارشاد انہنوں (۱۲) عالمگیر ہو ہے علمی حیثیت تمام
مولکس: کسی خاص طبقہ یا قوم، یا ملک کے ساتھ مخصوص ہو گیا
۱۳۔ روزنی: سلسلہ انسان جیسے لہو جاب: نہ کہ کسی خاص
تہذیب سے۔

۱۴۔ نصب العین: تم کو عالم دکھانے والے ہے نہ کہ استقامت اقوام
سفید فام و غیرہ کا تسلط کیا، اور قیدیں دہشت
لیکن اگر نہ تمام اوصاف کے ساتھ موسوی کوئی پرانا
ہی مذہب نکلتا ہے۔ ولید غریب کو کسی ماحول میں اس کی
نہر کیا؟۔ جب بھی ضرورت کسی نے، مذہب کی باقی
ہے گی۔

ہم تہذیب و فہم اور مقدم ترین شرط اس مذہب
کی یہ بتاتے ہیں کہ محدودیت سے آزاد کیا جائے
نکار ہی کو بجائی اصطلاح میں کفر کہتے ہیں۔ سو فہم
کس چیز سے کیا جائے؟ وہن کی محبت سے نہیں۔ کہ
وہ ایک تو ارمی ہے وطن کی خدمت سے نہیں، نہ وہ
نوماء اپنی خدمت کی محبت فریضہ انسانی ہے

صحیح ہو یا غلط، ہر حال، دنیا اس وقت ایچ
بی، ویلز، کوبرن نیو ہی نہیں دنیا کے سارے حکمران ہیں
ایک استرجاع سے یہی تہذیب کا ایک مقالہ اسی است
میں مدرس کے سندھ رائیگ میں شاہ ہوا ہے۔
انسداد جناب کی ضرورت، اور اصلی تدبیر یہاں یہ ولز
وہی ہیں۔ جو ہمیشہ اقوام کے باطل ابتدائی بانیوں میں تھے
پھر اس کی روشنی میں خود ہی الگ ہوئے۔ مضمون
شروع کر کے پندرہی سطح پر بعد ملتے ہیں:-

غرض یہ ہے۔ اب ضرورت ایک نئے عالمی عالمگیر
مذہب کی ہے جس سے پختہ مذہب، بتائیں جو اس
عالمی عالمگیر مذہب کی اہم ترین و مقدم ترین شرط
یہ ہوئی چاہے کہ وہ بت سے نکالی جائے۔ اور اس
نسائی عیسائی مذہب کی۔ اور مذہبی جو جائے اور اتحاد
عالم کا بنا مذہب العین اس سے سامنے رستہ

'انھو' پر خود جو، فرماتے ہیں، کہ ضرورت ایک نئے
مذہب کی ہے جو عالمی ہو۔ یعنی ملکی حیثیت شخص خیرانی اور

کفر کیا جائے، وطن دوستی سے۔ بیچک وطن پرستی سے۔
 وطن کو دیوتا بنا لینے سے، ایک خطہ زمین کو دیویوں کے درجہ
 پر پہنچا دینے سے، وطن کو مندر، راہ نہیں، منزل
 توغیروں کے نہیں اپنوں ہی میں سے بہت سی چیزیں
 پر لب پڑ پڑ گئے تھے مگر اب تو ہمارے اُستادوں نے بھی
 بہت سے تجربوں کے بعد، عاجز آکر یہی کہنا شروع کر دیا
 ہے۔ اور جنہوں نے دنیا

مقصود سمجھ لینے سے! شرک
 کا وہ مرض جس میں شرک
 تو میں، جاہل اور تمدن
 کل بھی مبتلا ہیں۔ اور آج
 بھی مبتلا ہیں وہ مرض جس کا ایک
 خاص علاج ہمارے مطب
 میں جسے مائیکرک وطن
 بتایا گیا ہے۔
 اقبال بچاؤ نہ جب کہا تھا
 اس جھڑکے اور جھڑکے اور
 تہذیب کے آؤں نے ترشوائے نسیم اور
 ان تازہ مفاہیم بڑے سب وطن
 جو پیریں کا جو وہ مذہب کا کفن ہے

حدیث شریف

دُعَا اَلْطِّفَالِ اُصْنٰی مِنْ شَحَابٍ مَّا لَمْ يَلْقَا
 الذُّفُوفَ (دولہ) ترجمہ

میری امت کے مسکون بچوں کی دعا مقبول ہو کر رہے گی

الکر

آپ نے اولاد ہیں خدا نخواستہ بیمار ہیں
 بے روزگار ہیں کسی قدمہ میں پریشان ہیں
 امتحان کی تیاری پر اٹھائے ہیں آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا گھر
 پہلے پہلے اور مالا مال رہے اور آپ خوش حال رہیں

تو

یہ تھان زین العزبا سے روزانہ بیچ وقتہ نمازیں کیا وہ دن تک
 خاص طور سے اپنے نام پڑھا کر اپنے۔ وزیر۔ ہر مہینہ اس کا
 آپ کے لیے ہمیشہ ہمیشہ لا متناہی برکات کا باعث
 ہو گا۔

قارئین کرام ضرور ملاحظہ فرمائیں

قارئین کرام کی خدمات میں مل ازیں جو کارڈ ذریعہ رسالہ ہذا گزرنے کے تھے ان کا جواب بعض حضرات نے بھجول
 اعداد اور فرمایا جسکا پر غلوس شکر یہ تھان زین العزبا ادا کرتے ہیں۔
 جن حضرات نے تو جہ نہیں فرمائی ان سے بطور مخلصانہ دعا کی جاتی ہے کہ وہ اب شاد و مستور ہو کر خوش و خرم رہیں۔

رات کی تاریکیوں میں سکر دو کلمہ کا ذوق عباد

مشہور آخری بس آپ کی راتیں بیداری ہی میں گزر جاتیں آپ اندرونی احکامات میں بھی بٹھا کرتے تھے۔ ازدواج سے سب تعلق تو جاتے تھے۔ اور انہیں جگا کر نماز پڑھواتے تھے۔ سب سے زیادہ وقت سوچی میں گزارتے تھے اور

رات کی تاریکیوں میں آپ کے ذوق و شوق اور عبادتوں کے عین کا خاص وقت ہوتی تھیں صبح اوقات رات بہ نمازیں گزار دیتے۔ کبھی ایسا ہوتا کہ سو جاتے اور نہ لڑھکھٹا پڑتے پھر صبح عبادت ہو جاتے صبح تک

ہر من بے بیرون رہتے تھے۔

مسلمانوں کے دلوں میں خشیت کی چنگاری

آپ کی تہمید و تبلیغ نے مسلمانوں کے قلب کی بھی یہی حالت کر دی

تھی۔ اور دو بھی اس امر کے

باوجود کہ احکام الہی کے ہر

طرح پابند تھے۔ کوئی کام ان

سے غلاف نشا، ربانی صدار

قرآن سے زیادہ

کوئی منہ نہیں

رہی نہی، ابن علی

مسلمانوں کو قرآن سے

انہیں دن میں لانا اور

رات میں تم کھانا ہے۔

انتہی

لَا هَمَّ كَهَم

الَّذِينَ لَا هَمَّ

الْأَهَمُّ الَّذِينَ

إِيَّاكُمْ وَالَّذِينَ

فَابْتَغَاهُم بِاللَّيْلِ

مَذَلَّتْ بِاللَّيْلِ

مَذَلَّتْ بِاللَّيْلِ

یہی عالم بہت حضرت عباسؓ سے

روایت ہے کہ ۶۰ رات کے عباد

کرتے کچھ ہو اس سے واضح یہ

ہوتا ہے کہ راتوں کی نمازی

کوئی تعین نہ تھی۔ پانچ وقت

کی فرض نمازوں کے علاوہ

آپ سن و نوافل ۳۹ رکعت

تو خود رکھا رخصت پڑھ لیا کرتے

تھے۔ اس طرح کہ سب

نہ ہوتا تھا۔ اور پھر خشیت الہی ان کی یہ حالت تھی کہ بات

بات پر دل بہتا تھا آیات قرآنی پڑھتے اور عذاب الہی کا

ذکر آتا تو کانپ جاتے اور دیر تک آنکھوں سے آنسو بہتے

حضرت محمدؐ تھے سخت مزاج بزرگ تھے۔ مشرکہ و شرک پر

تھے۔ دل میں غضب کی رقت اور طبیعت میں ہلاک گرا زین

یک شب، چھ بار ہے تھے چاک دیکھا کہ مشہور ہے باہر

چار جاہت چہ بزم چہ عصر دو مغرب چہ مشر

تیر و تیر اور دو تر سن میں آپ صبح کی دو رکعتوں کے

سنجی کے ساتھ پابند تھے۔ اگر کسی وقت کی کوئی سختی

معمول تھا ہو جاتی تو آپ اسے پھر پڑھتے یا تلاوت

کے لئے یہ پابندی نہ تھی۔ رمضان المبارک کا مہینہ آپ کے

عبادت گزار ذوق و شوق کا خاص مہینہ تھا صبح و

میں خوف پیدا کیا اور آپ مسلمانوں اور کافروں دونوں کو
عذاب الہی سے ڈراتے رہے۔

۱۱ حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی،

رحمۃ اللہ علیہ

جو عورت اپنے گھر کے آمد و رفت پر حساب پابندی
سے لگتی ہے وہ کبھی غم و غم نہیں ہوتی۔

وہ عورت مفرد وقت پر گھانا کھاتی ہے وہ کبھی
بیاض نہیں ہوتی۔

جو عورت سوتے وقت اپنے سارے

گھر کو دیکھ لیتی ہے کہ کوئی چیز

بقدر نیو نہیں ہے اس کو

بڑے آرام کی نیند آتی ہے۔

جو عورت رات دن میں اپنے بچوں کا پانچ

دفعہ منہ دلاتی ہے اس کے بچے کی آنکھیں نہیں

دکھتیں

جو بچے جوٹ بولتے ہیں سب کو

ان کے ماں باپ بھی جوٹ

بولتے ہوں گے۔

رحمۃ اللہ علیہ

مشیر کثیر مع ثواب عظیم

مہجرات دو درجہ دار و فرہ میں تفریق نہ ہونے والے
ساتھ ساتھ کلمہ

ایک خیمہ نصب ہے۔ اس میں کچھ چلی ہل نظر آتی بڑ بڑ خود
دیکھا تو ایک عورت بیٹھی ہوئی ہے۔ چوہے پر بانڈی چڑی
ہوئی ہے اسکے نیچے دھڑا دھڑا آگ لگ رہی ہے اور یہ
معلوم ہوتا ہے کہ کچھ پک رہا ہے آپ نے سمجھا کہ اندکا
شکر ہے کہ اب تو قحط کے آثار پھر دور ہوتے معلوم ہوتے
ہیں کہ اس وقت بھی کھانا پک رہا ہے۔ آپ اندر پیٹنے
اور پوچھا اے عورت تو کون ہے اور اس وقت کہ نصف
شب گزر رہی ہے خیمہ میں بیٹھی ہوئی کیا پکار رہی ہے اس نے
پوچھا تو نہیں، بڑک اٹھی شمس ہو گئی کہنے لگی "بربادی
ہوئے کہ خلافت تو لیکر بیٹھ گیا گرد مایا کی تخلیف کا خیال نہیں
دیکھو گئی کل وہ بر ذقیا مت خدا کو کیا جواب دینا۔ پک
کیا۔ ہاں بچے ہو کہ سے ٹپ رہے تھے ان کے
پہلا نیلے لئے میں نے پانی بھر کر بانڈی چڑھا دی کہ انہیں
تکلیف نہ رہے کہ کچھ پک رہا ہے اور ابھی ابھی سوئے ہیں
یہ سنا تھا کہ آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک
دریا بہ نکلا روتے تھے اور میا خد روتے تھے فوراً باہر نکلے
اور آئے گی بوری خود چٹ پر لا کر لائے اور جب تک اس
کے بچوں کو کھانا نہ لیا آنکھ کا آنسو نہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ
خشیت الہی سب سے بڑی نعمت ہے۔ جس کے قلب میں
خشیت نہیں اس کا ایمان ضعیف ہے اور وہ روحانی ترقی
نہیں کر سکتا ہی وجہ یہی کہ خدا اقدس نے بندوں کے قلوب

تربیت کی تعمیر [ادنی جمی قوی کو باسابطہ طریقہ پر پرورش کرتے ہوئے نیک عادات و توحید اخلاق کا پابند کرنا تربیت ہے] جیسا کہ کثرتِ انحصار کا گھار بیانی صغیراً۔

ترجمہ :- اے رب میرے ان دونوں مانبا پر تو رحم فرما جیسا
 چھوٹے بچے سے انہوں نے میری تربیت کی ہے۔
تربیت اور ملک ایک ہی چیز ہے (تربیت کا دوسرا شہمی نام عمل ہے اور
 قرآن کریم نے ایمان کے بعد عہد پرستہ یا اور زور دیا ہے
 اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کے ساتھ **وَعَلُوا الصَّالِحَاتِ**
 (اور اپنے عمل کے) (۱۵۰: ۱۵۱) کے ساتھ **وَعَلُوا الصَّالِحَاتِ**
 (اور اپنے عمل کے) کا ترجمہ یا ذکر کرنا چاہیے۔

۱۶
اہل اسلام کی بے ادائیگی نے نبیؐ کی توحید پر پختہ ہونے کے بعد
باقی تمام اعمال کو بھی اس زمانہ کا مسلمان باطل محلی مسلمان ہوتا تھا
علم محمدؐ و دھما قرآن کے سوا اور کسی بات کے کہنے پر پٹہ کی
اجازت نہ تھی۔ مثلاً ۱۔ سلام نام ہے پانچ ارکان کا
۲۔ اگر شہادت کو زبان سے پڑھنا اور اس کے معنی کی دل سے
تصدیق کرنا ۳۔ نماز پڑھنا ۴۔ روزہ رکھنا ۵۔ زکوٰۃ دینا
۶۔ حج کرنا ۷۔ پانچ ارکان کو صرف پہلا کن طہارت سے متعلق رکھتا
ہے باقی چار میں سے سوا کیسی ہے اس کے علاوہ وضو پانچ ارکان
۸۔ اچھی بات کا علم ہے میں دینا کے سارے اچھے افعال

کے اختیار کرنے والے اندھین المنکر و ہر دیہات سے منکر
یہیں سارے ذیل اخلاق کے روئے کا حکم داخل ہو گیا۔ جو
معاشرہ عمل یا تربیت ہے۔

اور انہوں نے بس وہی تربت! جب قرنِ اقبال کے مسلمان
 و صحابہ کرام و تابعین اعلیٰ میں پہاڑ جیسے مضبوط اور تربت
 کی وجہ سے، انجی جی نشوونما کامل اور ان کا تکمیل اعلیٰ و بلند
 ہو گیا تو انہوں نے سیاست و جہان بینی کی طرح دنیوی اور
 شرق و غرب میں پھیل گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تینوں براعظم
 ایشیا، افریقہ، یورپ، ان کے قدم چومنے لگے اور تربت
 کی بدولت ان کے ہمہ قونی کی قوتیں اس طرح پہونٹ پھیں
 کہ سرِ عالم و فن کی طرغ انہوں نے توجہ کی، اوج کمال تک
 پہونچا دیا۔

آئی یہ سچ بن صوم فزون پرنا کر رہا ہے وہ محض ہونکا
 فیصل ہے جن کی کتابوں سے اس نے بہرہ وافر حاصل کیا
 سید نبی ترین و ایندینا سعادوں کی حسن تربیت کا ایک
 طریقہ بطور نواب بی باقی ہے کہ بادشاہ ادوں کے لئے
 ایام شیرخوارگی سے قابل اتالیق مقرر کئے جاتے ہیں جن
 کا فائزہ جو مائے کشائہ ادوں کی تربیت ادب شہابی
 اور امین دربار کے مطابق کرے۔

گزشتہ زمانہ میں امیرزادوں کی تربیت کے لیے بھی یہی

پہچانی نہ کرنے اور کسیت کے پک جانے اور پودے کے
تو مند ہو جانے تک کامل حفاظت سے غفلت کرے تو وہی
کا نتیجہ ہی ہوگا کہ اس کسیت کے امج اور اس باغ کے شروٹے
دو محروم رہیں گے۔ اور جس قدر بھی اس نے اوہوری عزت کی
ہے وہ ان گاہن جانیگی۔ ۱۱ ازووی میر جوہر علی صاحب صاحب

مسلمانوں کی عملی توجہ

انقلاب پر فوجی ایک مستقل پالیسی کا اخبار ہے۔ اس سے
انسان قوم کی تحریکات مخصوصہ متاثر نہیں ہوتا۔ اور ایک
بندی پر کھڑا ہو کر فرزدان تو سید کے خاص ہیں۔ رتے ہوئے
سند رکاد و جزو دیکھتا رہتا ہے۔

ایمپھال اطفال ہے دیارے لگے نہ ہوتا جو شب و روز تماشہ لگے
کثیرہ کے مسلمان مصیبت میں مبتلا ہوئے۔ پنجاب کے مسلمانوں
کی رگ حیات پھڑکی۔ احراء کو ام نے تیس ہزار آدمیوں کو قید
کرادیا۔ اٹھا۔ ویر کو جام شہادت بدلوایا۔ بہار و پورچندہ
فرہم کیا۔ قیدیہ نکلا کہ ہندوستانی وزیر اعظم کی جگہ انگریز وزیر
مقرر ہو گیا۔

وہی کثیرہ ہے۔ وہی اس کے غم و مسکن ہے۔ لیکن
اب احراء کو یاد ہی نہیں۔ کہ اس صغیر و منہ پر شیر نام کا کھنی خط
بھی آیا تھا اور اس میں مسلمان رہتے تھے۔
گاندھی جی نے سول نافرمانی کا آغاز کیا۔ شراب کی دکانوں

اصول رہتا تھا۔ لیکن افسوس کہ نصف صدی سے اس
عمل کی طرف سے غفلت طاری ہو رہی ہے۔ اور جولی شاگرڈ
اور ادنیٰ درجہ کے خادموں کی 'خوبو' انہیں مرہیت کر رہی ہے۔
تو ان افسوس کے مسلمانوں کو کون نکلا دہوا تو دن آخرہ کے مسلمان
اس طرح سے عمل و تربیت میں جیسے ہونے لگے تو ان کی جی
بالیدگی اور ذہنی قوتی کے نشو و نما میں تنزل اور انحطاط
راہ پانے لگا۔ ہوتے ہوتے اب مسلمان قوم کی یہ حالت ہے
کہ دنیا میں اس جی کر دور اور مبتدا داغ رکھنے والی کوئی اور
قوم نہیں۔

ماں بچے نہ کے فرائض تربیت اہر حال خداوند عالم نے اپنے دنیا
ربوبیت سے کچھ قطرے دنیا میں مانباپ کو غایت فرما
ہیں اور ماں کے رحم میں غلط داخل ہوتے ہی ان کی حفاظت
اور نشو و نما کے تدابیر فطری طور پر ان کے ذمہ عائد ہو جاتے
ہیں جس طرح کہ ایک کسان کے لئے کسیت میں دانہ چھڑانے
کے بعد ایک باغبان کیلئے باغ میں غم ہونے یا پودوں کا نیکے
بعد پینچے اور کیڑوں و دیگر جانوروں سے بچانے کے فرائض
متعلق ہو جاتے ہیں۔

کسان اور باغبان کی مثال اگر کسان یا باغبان اس دانہ غم نہ
پودے کو پانی نہ دے گا تو کھنکھانے کے بعد مویشی سے بچانے
کے لئے باندھ لگائے اور کیڑوں سے بچانے کے تدابیر اختیار نہ
کرنے خود دیکھائیں کی جو اہل کسیت کو نقصان پہنچاتی ہے۔

لیکن اب یہ نہ دیا بھی اتر اہو اہلوم ہوتا ہے۔ اخلدوں اور لیڈوں کو زیادہ ضروری مسائل نے ابھار رکھا ہے۔ اور صورت حال یہ ہے کہ انتخابات ابھی کے بعد ہوا کے خلاف رہا سہا جوش بھی ختم ہو جائیگا۔

صوبجات متحدہ میں مدح صحابہ کا قضیہ شروع ہوا بڑے بڑے احرار کرام اور مجتہد الاسلام صدیق و فاروق کی برسر باز مدح خوانی میں غزادان جن میں پری گوئے سبت لئے گئے۔ حکومت نے رخ امکان فساد کیلئے مدح صحابہ برسر باز کی ممانعت کر دی۔ سول نافرمانی شروع ہوئی۔ فدائیان صحابہ رسول بڑے بڑے کٹر تھری اور بیڑی قبول کرنے لگے۔ مہینہ دو مہینہ تک یہ سن بھی جاری رہا۔

آج وہی سنی ہیں۔ وہی شیعہ۔ وہی صحابہ کرام ہیں اور وہی اہل بیت عظام۔ وہی یوپی کے لاکھ ہیں اور وہی ان کا حکم اتھائی۔ لیکن سول نافرمانی بند۔ امد مدح صحابہ ختم۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ یا بے ان شو۔ اشوری یا بے ان بنگی

نقشبہ ہر مکتبہ پر عرض کرتا رہا۔ کسٹوں کے لئے قیمری کام کی اتنی کثرت ہے۔ کہ لاکھوں کارکن ہی کافی ہیں۔ بڑے سیکر کا مکیکا خوش ہو۔ جنگار پندی شہرت پرستی کا شوق نہیں لیکن قوم نے تخری کاسوں میں اپنی قوتیں

پہرے بٹائے گئے۔ جمیہ اسلامیہ انسانی کے مفتیوں نے قوت دے کر مسئلہ نوشا شراب حرام ہے اور اس پر کلنگ کرنا جملہ ہے۔ کانگریس میں کلنگ کو بچہ بچی دے لیکن مسئلہ نوں کو ہمیشہ یہ جہاد جاری رکھنا چاہیے۔

وہی مسئلہ ہیں۔ وہی شراب کی دکانیں ہیں۔ شراب برتر سر اسے لیکن کلنگ اب جہاد نہیں رہا۔

لگ بگ گوشہ سے شور اٹھا کر مسئلہ نوں کو تجارت کرنی چاہئے اسلامی ہمارے تحریک شروع ہوئی۔ ایک نہایت عظیم الشان اسٹوکیا تصور قائم کیا گیا۔ جس میں سوئی سے لیکر نوں کا کلنگ پہنچے دستیاب ہو سکے بے اندازہ معنوں نوں کی گئی۔ زبان فانی ہیں کوئی کسر اٹھا نہ بھی گئی۔ مارا سوبہ اس پر چہ تے گوجھے لگا۔ وہی مسئلہ ہیں۔ وہی انکی تجارت میں بدمانی ہے۔

لیکن بھلائی بازار قائم بھی اب کسی فی زبان پر نہیں آتا۔ کیا مسئلہ نوں میں تجارت کا وہ فی ذوق پیدا ہو چکا ہے۔ اور آج اس سلسلے پر دیکھنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔

مذاہبوں کی جو شامت تھی تو سارا پنجاب بھائی کا کاشا بن کر ان سے پست گیا۔ پڑھووی۔ پڑشاہ اہل ڈیڑھ موہ کے گوشہ گوشہ کا چکر کاٹنے لگے۔ زیادہ مسئلہ نوں کے لئے یہ مسئلہ کے کفر کا ڈھوں چٹا گیا۔ اخباروں میں روزناموں میں بارہ بارہ کامرنا ہوں کے خلاف نظم و شہرے سیاہ ہونے لگے۔ وہی مسلمان ہیں۔ وہی مذہبی ہیں۔ وہی کفر و اسلام ہے

مناجے کی اور نتیجہ دی۔ 'مائیں' ٹائیں خوش نکلا۔

سالہا سال سے قدرت مسلمانوں کو سبق پر سبق دے رہی ہے۔ آخر انہیں کتنے اور سبق دکا رہینگے۔ (وزارتِ شوق)

شوہروں کا اغواء

ہندوستان میں عورتوں کا اغواء ہوتا ہے۔ اور لندن میں شوہروں کا۔ اور جس طرح یہاں عورتوں کے اغواء کے قدرتاں دیکھتے ہیں۔ اسی طرح لندن میں شوہروں کے اغواء کے مقامات دیکھتے جاتے ہیں۔ چنانچہ میری ٹیبلٹ میں لندن کی ایک مشہور انسانہ نگار عاتون ہیں۔ انہوں نے حال ہی میں لائسنس لیکن نامی ایک کچن جینے کے خلاف پریسڈنسی کورٹ میں استغاثہ دائر کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ لائسنس لیکن میری قنادی کی قاتل ہے۔ اس نے میرے شوہر کو مجھ سے اغواء کر لیا ہے۔ پہلے میرا شوہر مجھ پر زیادہ مہربان تھا اور میرا کام میں میری رضا مندی کو سامنے رکھتا تھا لیکن اب وہ میری طرف مطلقاً توجہ نہیں کرتا۔

استغاثہ پیش کرنے پر جج نے لائسنس لیکن کو کھلب کیا اور اہل حقیقت و صاف کی، لائسنس نے مصومانہ انداز میں کہا۔ میری عمر اس وقت کل بائیس سال کی ہے۔ میں دنیا کے نئیب و فرزند سے بالکل نادان تھا ہوں اور محبت کے سنی تو آج تک میری بھرپور نہیں آئے، ان حالات میں آپ خیال کیجئے

مجھ جیسی نا تجربہ کار عورت ایک تعلیم یافتہ تجربہ کار کو کس طرح اغواء کر سکتے ہیں؟ بعد اغواء شدہ شوہر صاحب تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ بی بی بیوی بالکل بے قصور ہے اس نے مجھے ہرگز اغواء نہیں کیا بلکہ میں خود ہی اغواء ہو گیا ہوں، اور اس ترک محبت کی اصل وجہ یہ ہے کہ میری سابقہ بیوی میرے جذبات کا اتنا ہم نہیں کرتی اور دوسروں کی محبت خریدتی پھرتی ہے۔ سابقہ زوجہ نے فرمایا کہ انہیں خواب یہ بیان ملا ہے۔ میں اپنے شوہر کے کافی محبت کرتی ہوں۔ ہاں ایک مرتبہ فروری میں اس کی سرف ایک دن کھلنے اپنے دوست کیساتھ تفریح کے واسطے چلی گئی تھی پھر یہ صاحب نے خود فرمایا کہ وہ اغواء شدہ شوہر نہایت اپنی بائیں ساکس میں کچھ لکھ رہے تھے۔ (وزارتِ شوق)

گراڈ ٹیلنگ کمپنی

نقص سلائی - بہترین ٹیلنگ - جسم کے سوز و
بناوٹ اگلی سماج و نفس ترقی میں مفید - توصیف بیک
ایک مرتبہ آہ مائیے

اوس

پسے ہر جسم کو نہیوئے اور خود کو اس کا مصداق پائیے
تو جہاں بنائے کے بھلاستی دیوانی ہوئی

بامذہبی ہے تنہا کس کی عربانی ہوئی ہم
گراڈ ٹیلنگ کمپنی مصطفیٰ بازار احمد آباد

خاص لکھنؤ کا ساختہ
حرمہ میں سال سے آپ لوگوں کی خدمت کا ہے

قوام برقی

پسندیدہ خواہش عوام

اعلیٰ درجہ کی خوشنویس

نغیس ویر پا عتسہ

دماغ معطر - ذہن تازہ - حافظ قوی

کھانہ

طلباء و کلا، مجسٹریٹ وغیرہ دماغی کام کرنے والوں کیلئے آب حیات
و کھن حیدر آباد میں لکھنؤ کی نازک نغیس و لطیف اور ضرورہ دار گلاب

میں۔ ایم۔ یقوت پیراٹر کا خانہ واقع روبرو سے معظم جاہی مارکٹ میں

دوکان وافریش

وادی قیمت بازار سے کم ایک بارانہ شہرت

ہمارے دوکان میں تمام کادو اور میٹھ اور وغیرہ کی برکت

درجہ جات اور بہت اقسام کے جواہرات یا قوت مدارید

وغیرہ

شک خاص منبذ شب مس خاص قابل اطمینان

کے فروخت ہوتے ہیں اور منسلح کے آئندہ پوری پوری

فوز و انار و انار کی جاتی ہے

نواب معین الدولہ صاحب باغ

نواب سالار جنگ صاحب باغ

کے ہاں سیوہ کی سہ برہی کا

شہرت حاصل ہے

سید مرزا و صاحب چاند

(حیدر آباد میں)

زمانہ حال

کی نہایت آسان اور رضوی سواری سیکل کا چمہ اقسام کا سامان کل پایدار اور نہ کفایت فروخت کیا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ بلا شاپورنڈن ڈوین بکریوس۔ ریل۔ سپریر۔ آپٹیل۔ فلیس۔ رایے۔ ان تمام مشہور کارخانوں کے تیار کردہ سیکلین فروخت کی جاتی ہیں۔ اور اسکے تعلق سامان

بی موجود ہیں۔
یہ فضل اللہ اینڈ برادرز گول بنگلہ لاہور
 (دعوت آباد کن)

دکن بٹن فیکٹری واقع حیدرآباد

کے انجینئریشن ایسٹیمبل مقبول عام گندپوں کے اپنی شیرازیوں کی رونق دوبالا کیے۔ ہزار ہا گم کے ڈوینر ایندھن بڑی دوکان سے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

میوہ کیوں کھاتے ہیں

مضل سی لئے کہ ہم میں خون پیدا ہو بشرطیکہ میوہ تازہ اور دھسا ہو ایسا چوبہ جس سے یہ نئے کے لئے پتلا

شربت لائے
قبر الدین فروٹ چرٹ پارکمان (مضل لاہور)

مخزن چیل

اگلے درجہ کے بوٹ شوز آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔ دھند کی پابندی۔ ہمارے کارخانہ کے خصوصیات تین گھنٹہ میں چیل۔ چھ گھنٹہ میں شوز تیار کر دیا جاتا ہے

رہیوں اور بیکٹریا

شمالیہ شیم ٹائم بیری جوتے اور بہترین منی چیل و پمپ شوز لائیو تیار رہتے ہیں

اور اندر پری تیار کیا جاتا ہے

فوٹ ۱۔ (کانپور۔ پونہ۔ بمبئی۔ کے ساتھ چیل) ہمارے دونوں دوکان میں مل سکتے ہیں۔
 سی۔ کے۔ عبدالحی اینڈ کو۔ نظام شاہی روڈ مدینہ آباد کن

دکن پن

دکن فونٹن پن جدید ترین ساخت کی خاص طور پر تیار کرائی گئی ہے۔
 سونے کی چودہ کیارٹ کی پتی اسکر وکیپ پائیداری۔ روانی اور خوشنمائی
 میں بے مثل۔ نیز دیگر ہر قسم کے فونٹن پن جدید نمونہ کے فروخت کئے جاتے
 ہیں علاوہ انہیں ہمارے یہاں پرانے قلموں کی دیکھی گنجائی ہے اور پرانے قلموں کا تبادلہ نیا قیمت سے
 کیا جاسکتا ہے

النَّاسُ بِالْبَاسِ

کام صدق

سن برج

ٹوئیڈ بخل۔ سرج۔ فلائین ہی ہو سکتا ہے جو نہایت
 ارزان اور فیشن ایبل نچت رنگ اور پائیداری میں اپنا جواب نہیں دیتا
 (ریٹائرمنٹ)

اکسیر معده

اچھا منجن

فتح درو شکم۔ تراقرہ منجی ہر فیض بہت قبض تیلی۔ تے میفر
خون اور پیپ و پانیہ تانے کو روکتا ہے قیمت دہر،
تھوہر طور توں درجوں کے امر اسی کھیلے اکسیر بہت قیمت ہر پیر

چند

بجر

روائیں

روحن اکبر

دہن

دماغی امراض کی لاثانی دوا۔ پکر۔ مطالعہ
کے مکان۔ نصت۔ نیان۔ لقوہ۔ فالج بزرگ دماغی امراض
جریان۔ سیلان۔ حر۔ جوڑے در کسبئی کلہی
صنعت۔ حر۔ و جگر کردہ و مشا۔ و۔ بواسیر کی فاس دوا ہے

سستی کھلی کھیلے مفید بہت قیمت (۲۴) یوم کی دوا (۱) قیمت $\frac{1}{8}$ نمونہ

حکیم امیس احمد خیر آبادی

دواخانہ سلطان پور حیدر آباد کن

نظیر اینڈ کو بسکٹ فیا کٹری چھتہ بازار

قائم شدہ ۱۹۶۸ء

ہمارے کارخانہ میں ملاوہ بسکٹ کے اعلیٰ درجہ
کی پیٹری و لیک اور ڈبل۔ روٹی بسکٹ شیر مال فیو
ہر وقت تیار رہتے ہیں جو آپ اپنی نظیر ہیں۔
دار در پوچی اشیاء کو تیار کجاتی ہیں،

میں کھانا

نظیر اینڈ کو بسکٹ فیا کٹری چھتہ بازار

(حیدر کن)

شایقین کھیل کو مشورہ

ہم نے اپنے مغزین کی خواہش کے مطابق اپنی ایک شاخ تنگ کوئی روڈ
متصل منڈ جاگرا کر امکول حیدر آباد میں قائم کر دی ہے ماورہ قلم کھانا
پیسٹس مثلاً کرکٹ ہاکی۔ قبائل ٹینیس۔ بیادمنز و انہ وغیرہ میں
پنگ پانگ فلگ بلیڈ وغیرہ اور جناسٹک منجی جمانی ورزش کے سالن
ایمین کلب۔ ڈسبل چٹ اسپرٹ۔ ڈیو پلیر۔ پیرال باڈی بیلڈ اور غیر
ذو غیرہ بلنگ نیواسٹاک جمع کیا ہے علاوہ ان میں مکت کھڑے کھانا
تسلیم بخش اور کم خرمی پر کیا جاتا ہے۔ ایسے ملاحظہ فرمائیے
کے دی عبد القصور اینڈ سنس
ایسٹورٹ ڈیٹرنگ کوئی روڈ متصل منڈ جاگرا کر امکول حیدر آباد

مدد شیری سازی سرکاری

کا اقتدار حاصل دروازہ فصل گنہ تاج، ہر چھ ماہ ہر چھ ماہ
الحی دجہ کی شیری منطانی و انگریزی ایک پڑائی اسکول لاہور پاک
ہر قسم کے سوئیٹ نہ پتا پانچیاں منطانی و انگریزی بہت پرہیز
تیار ہو سکتے ذیل طلباء نہ بہت بیکے تقاریر کے موقع پر میسے دزنی
شادی وغیرہ کے انتظامی کاروبار میں تاہم بیکے بے ہر وقت تیار رہنے
اور برسر موقع آدر آئے پر منطانی و انگریزی لوازمات کی سربراہی
بنانا کیا کیا جانیگی

میں مدد شیری سازی امدادی سرکاری

متصل دروازہ فصل گنہ

حاجی شیخ بابے

پوری فروش لاز بازار حیدر آباد
ہماری دوکان میں ہر قسم کا بہترین مال ہر سائز میں ہر وقت
تیار رہتا ہے مدد سہاگ پر لاکھوں روپیہ قومان
چوڑیوں پر جوہروں پٹا اور کٹا دکا لکھ کر گیا ہے
وہ ایرافیس اور جوہر صورت بنایا جاگے ہم کی
پوری جوہرورتی اس کا کافی نقشہ میں کسی طرح نہیں
دکانی باسکتی عید تہ عید شادی بیاہ اور نوید میں لکھ
وہیں ہمیشہ بڑے شوق سے ان چوڑیوں کی بیچی رہی
اور کیوں نہیں کر یہ لکھا سہاگ

پاک مٹھانی

دکن مسلم شیری فروش

بزرگ کی نیلا دوسرا نونہی غور اک پیلے اپنی شیری کی اسلامی ملک کی
اور اسوں صحت اور فراغت طبع کے لحاظ سے ضرورت ہے کہ اس کے
انجمن میں اسلامی جہارت اور صفائی کو مومنا کہنا جو مومنا غیر مسلم
نہیں کہہ سکتے نہ کہ وہ اسلام کے سائل جہارت سے ناواقف ہوتے
ہیں۔ اور اسی بنا پر ملت اور دیش کین مٹھانی ملک سے کہ جب اس
ملک کے جہارت کے جہارت کی نونہی غور اک پیلے اپنی شیری کی اسلامی ملک کی
اور اسوں صحت اور فراغت طبع کے لحاظ سے ضرورت ہے کہ اس کے
انجمن میں اسلامی جہارت اور صفائی کو مومنا کہنا جو مومنا غیر مسلم
نہیں کہہ سکتے نہ کہ وہ اسلام کے سائل جہارت سے ناواقف ہوتے
ہیں۔ اور اسی بنا پر ملت اور دیش کین مٹھانی ملک سے کہ جب اس
ملک کے جہارت کے جہارت کی نونہی غور اک پیلے اپنی شیری کی اسلامی ملک کی

ایٹن شوز تیار کردہ قیمت

مغز خریداروں نے اس کو پسند کیا

برون خوش و معنی
قیمت
اور پوری طرح سے شینوں کے ذریعہ تیار کیا گیا ہے۔
اور مغزوں میں اپنا آپ جو ہے۔
اور پورا بٹ اور شون کے نہایت ہی زمان ہے۔
اور تیار دجہ اور ملک مغز ہر قسم کی بڑی بڑی کلاں
اور ہر قسم کے بٹا ہے۔
اور ایک غریب آزمائش شرط ہے۔
سوال قیمت مجموعیٹ ہاوس تیار کردہ

دکن ہی پر نہیں موقوف مشہور نامہ اور ادب اور ہدایت کا معطر کاغذ ہے



(۱) **جدام کو روق و صل جنوان** جلد امراض خبیثہ کا نہایت مجرب علاج کیا جاتا ہے۔ قوت باہ

کیلے داخلی و خارجی جراثیمت اودیتار کے گے میں مستورات اور چھوٹے بچوں کے لئے علاج میں خاص سہوت۔ کہی گئی ہے اضلاع کے مریضوں کے لئے خصوصیت سے سہوت کا اتنی کمی کیا گیا کہ بخلا تھی فوراً جواب دیا جاتا ہے باہر کے حجاب ہر گھٹ۔ ورنہ ذرا کر۔ وی طلب ذرا میں دقات طلب صبح کے دھانکے سے (۱) بجے صبح تک شفاخانہ سعادت منزل۔ دروے نغان چوک۔ پان شاہ علی بندہ پور ۹۶ بجے صبح سے رات کے ۱۰ بجے تک دشا شفاخانہ دروے محمد پور گئی قریب منٹن بسر محل کل

(۲) **طلار و راشاہی** برقی قوت والا کم خارجی علاج نہایت مریضہ التا شیب نمر و دیسل استعمال

تعلی یا یوسی کی حالت میں بھی مفت حاصل کر کے تجربہ کیجئے۔ اور کہ روتیکہ درو جو ان و زنیف بدو دیلے یکان تغیر ہے۔ قیمت شیشی خورد دم (کلان دھس اضلاع کے اصحاب کو تہہ کرکی اودی وینی ادا و جلت ہر پونچھ لے شفاخانہ میں جدید انتظامات کئے گئے ہیں ضرورت کے وقت فاصل حالات کے ساتھ ٹکٹ میجئے۔

(۳) **پایوریا و دانستوکی** جلد خرابیوں کا مجرب علی علاج۔ دنیا کے تمام اہل دوا کو دیا۔ ویکٹ ہوسٹیک

معالمین کا یہ نسخہ تجربہ فیصلہ ہے کہ دانتوں کی خرابی سے جلد امراض جسمانی پیدا ہوتے ہیں۔ بہت زیادہ علی علاج بفضل خدا دانتوں کے جلد خرابیوں کو دور کر کے پایوریا کو دور کر کے پایوریا کا خاتمہ لیتا ہستی مریض صبح نہا۔ ہا می نہ آجائیں مستورات کا علاج مستورات ہی کرتے ہیں۔ اضلاع کے مریض پائل کیلئے دشا شفاخانہ دروے محمد پور گئی قریب منٹن بسر محل کل

(۴) **تجدید شباب** نئے عبا کیر البدن جسمانی طاقت کی گونیوں کا استعمال کر کے جوانی کے سوتے ہوئے

انسان کو پھر دہرا سکتے ہیں ہزاروں دفعہ کے تجربہ نے اس کو اچھی طرح ثابت کر دیا ہے کہ نر ماب ایرا بدن ہی درود خدا جکوا تہائی یا یوسی کے علامین بھی امیر کی شعلہ کہا جاسکتا ہے اس کے استعمال سے عبا صاحب اپنے وزن میں نیلے یعنی اور جسم میں غیر معمولی طاقت محسوس کی کہ غور و خفا حاصل کیے قیمت (۳) گولیوں کی دوا۔ انعام صاحب پٹیلے و بچ

دست بہکود و ملکیر

نیر شفاخانہ زبدا کلما علیہ نبات حکیم میر سعادت علی شفا معالج امراض

بسم اللہ

۱۹۶۲

میں پیکر

قوام سلطانی

مہاجرین اہل خانہ خاصیت

قوام سلطانی حیدر آباد دکن کو ہی نہیں بلکہ
ہندوستان

کو حیرت میں ڈال دیا ہے مضر اجڑا ہے پاک

قیمت فی شیشی

انصاف تولہ

۳ ماش

ایک تولہ

مینجر گلبرہ کھیتی حیدر آباد دکن

۲۰

۲۸

نقال نقل کرتے بنام ہے ہیں نقالوں سے ہوشیار باش

صدیون کے موروثی منہلی جو ہنر نہیں

اس حق قیمت سے فائدہ اٹھائیے

حب یا قوت۔ خطا مقدمہ طعون بن کے استعمال سے نصیبی
(۹۵) کامیابی ہوتی ہے کہ اگر ہمیں ہنر مند و قوی بنی (۱۰) گوئی (۱۱)
یا قوتی جدید۔ دافع ذیابیطس و ضعف مضار یسہ فی ششی (۱۲)
الکیوہ یا بیطس۔ ذیابیطس کا حکمی علاج قیمت دماں (۱۳) و فون زیت لونا
قیمتی معم۔ دافع امراض و مانی۔

دوا غار زیت مقلی ازہ کیلے شبہ روزہ کہلا رہتا ہے۔

پتہ ۱۔ دوا خانہ حکیم محمد الحسن خوشید جانی بنیر
حضرت حکیم الطاف حسین مسافر خوشید جانی محلہ نہدی مبارک

جی نہیں چاہے گا

کہ

آپ کوئی سالن استعمال کریں جب نہ خوان
پر ہمارے تیار کردہ آچار۔ ہیں۔ منگو کر دیکھئے

ملنے کا پتہ

حیثیت ولیمین پوا فضل گنج حیدر دکن

گراٹن ایکسپرس

رئیس۔ دکن بوٹ فیکٹری کے مشورہ بصورت دپا سیدار بنیں
بکوارزان بھی فروخت ہوتے ہیں۔ ہماری محنت کی قدر فرما کر

صفت کو فروغ دیجئے

رئیس۔ دکن بوٹ فیکٹری۔ چھتہ بازار میرٹ آباد

تازہ بہ تازہ نو بہ نو

تازہ ترین سوہجات۔ شیریں ترین پھل ٹھیک ٹھیک پیداوار مثلاً انوکھا کٹہ
مٹی انوکھ پشاور کا سیب۔ بھنی روٹ کے سوکھے۔ حدس کے سوکھے پیچ
سوہجات ہر وقت دستیاب ہو سکتے ہیں۔ کھنٹے۔ ان قیمتوں پر
مل کا بھر پور کاروبار ہو سکتا ہے دکان میں باغیچہ کی ایک تہائی دکان میں
بھی قدر بڑھ جائے۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب حاجی حسن محمد صاحب
فروٹس ٹریڈ انٹرنیشنل

تایم شدہ ۱۹۰۰ء

یل ایم پشاور یہ انیل سنس

فرش انیل زالی فروٹس ٹریڈ انٹرنیشنل مسیور آباد دکن
ہمارے یہاں روزانہ تازہ میوہ جات و سارے آٹے
میں نیک میوہ جات کا ایک ٹاٹاں موجود ہے تازہ فروٹ خریدنے کے وقت ہمارا
پتہ یاد رکھئے۔ فروٹ۔ د۔ فرم۔ نوئی وارڈ، کانازہ فروٹ ٹھنڈہ روت
نیار بیگ ٹیلگرام فروٹ۔ فون مسٹ۔

ملاحظہ کیجئے

ہماری دوکان قدیم جو علی میں قائم ہے آدیاں بونانی ہوتی ہیں
دھرم کات اور سوہجات و دیگر اقسام کے کٹہرت۔ وغیرہ اہل شک و خدشہ
و غیر موثری و باقت و غیرہ تمام اشیاء نہایت عمدہ اور قابل ایمان و بھ
قیمت پر فروخت ہوتے ہیں۔

محمد حسین احمد حسین دواساز و کارانہ فروش دکن دہلی

زندہ طلہات

نہیں کر سکتی مثال کے

کبھی اعلیٰ کا مقابلہ
 یہ آپ کا قوت پیش کرتے ہیں چھوٹے چھوٹے پا قوتی سے جبر اور اسی کے مشابہت
 سے بڑے بڑے خوبصورت پا قوتی ۲۰۰ قیمت زیر وخت ہوتے ہیں لیکن میں نے
 وجود اس قدر دامن دیکھے ہیں کہ ان کے پا قوتی کو نہ سے کیوں خریدنی ہے
 مگر یہ وہ آپ کو ہائے ہیں کہ کوئی ایکٹ دو لاکھ زندہ طلہات کے برابر دوسری غلی
 کی کوشش کرے تو آپ بہ لڑہ گزرنے خریدیے اور یہی عزیز جاو کو نکلے وہیں ڈالے
 ملاحظہ

... وہ دو بار ایسی تھی میں نے اس کو بھڑا کر لیا تھا

منجن فاروقی

یہ یونیورسٹی کے طالب علم ہیں منجن فاروقی کے
 انہوں نے اپنی کتاب کو پختہ کر کے شائع کیا ہے اور اس میں
 وہ منجن فاروقی سے ذاتی سائنس کیلئے آپ کے دوست ہیں۔
 حذر یہ آپ کو ہر جگہ ملے گا

کارخانہ عینک سازی
میس۔ ایم۔ لقمان ممتحن چشم و عینک ساز

بجارت پور

ڈاکٹر ایچ ایم سلطان صاحب ممتحن چشم و عینک ساز

واقعہ زینت گریٹ، اندرون بلائنگ سلطان پور، حیدر آباد دکن
انھیں عینک کے حق منفعت مشورہ لیکر عینکوں سے فائدہ اٹھاتے

جدید کانا یا تختہ

کے ہریش میں متاعہ گہریں مقبولیت کا افتخار بالوں کو جڑ سے سیانے اور باقی پر اور رخ کر کے کا متبعی خاص صحت رونق آملہ ہی ہے۔
بجارت پور آئے ہیں۔ یہ نعت کو فروغ دیتے۔ قیمت شیشہ گلاب ۱۰ روپے

روح تازہ کھنٹی جین کوئی گورہ

نیالیاں ملنے دوکانوں کے فروق میں غایہ چلائی خاص کوشش کی گئی ہے دیگر کاموں کو ایسے کرنے والے حضرات یہ دیکھنا ہے کہ
عمل میں کیا فرق ہو گا اور دوکانوں کے مالیک کو تعمیم کا جو بہت طریقہ نہ کار کیا۔ تین دین چلاؤ۔ ابھی وہ جو بہت سے دوکانداروں نے اس وقت اس
نہایت مختصر خلاصہ آرائے چند محاشنہ کنندگان انہی کے الفاظ میں خاص عظیم الشان خدمت فرما دی گئی
جناں بلنا مولوی سید کیلیان جہانپوری۔ لوگوں کو اصلاح سازی کرنے والے۔ اور خود نو بہت جیتے ہوئے۔ پاپا میٹر کس
لیفٹ سے سی اے کے متعین کردہ کیا حفاظت اور قاری لوگوں کی قراءت سے دوسم کرنے سے ہی دیکھا ہے جس نے ملک کی طول و عرض
کے اکثر قریب خانے دیکھے ہیں مگر ان میں اکثر کی حیثیت پرورش گاہ کی تھی نہیں اس کی حیثیت بہت کم ہو گئی پانی سمجھ صاحب بل خلائق
و کھجی اور محنت سے کام کرتے ہیں اس کی ہم بندے مرنے پر تین کر رہے ہیں۔ جزا سے فیضانہ تعالیٰ دیکھا۔

جناب الغناشیر احمد صاحبی عالم والعلوم دیوبند و صدر تعلیم الدین اہل میں نے تیرم خانہ انیس الہ آباد کا سنا کر کیا۔ وہاں کی حضرات سچی دلچسپی اور درستی کرتے تھے۔ تعلیم تربیت و غیرہ کا انتظام بہترین اصول پر ہوتا تھا۔ زمانہ کے مطابق میں نے اس سے قبل کسی تیرم خانہ میں تمام امور کو دیکھا نہ تھا۔ اس لیے اس کے بعد اس کو بھی یہاں لے کر آئی کہ اگر کوئی اور حضرت و شوق پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ ادارہ جوش و زہش کا سیلابی محل کرے اور خواجہ بدالہ نیچا جب پزورہ سرے مراد میں متوطن کی مساعی مشکوہوں۔

جنا ابی الفکر اور ایزدگار بیابانہ رکن عدالت العالیہ تقریباً دس سال سے تیسرے قاضی انیس لاکھ روپے مذمت میں اور دس لاکھ روپے کو غیر مذکورہ میں ایک لاکھ یا دو لاکھ بجلی باطلان اس کی بڑا اطلاع حاصل کیا کام کی مہمیت کا اندازہ صرف عین مذمت میں بیان کیا گیا ہے۔ جلد اقطاع ہند کی مجلسوں کے بدمذہب اجراءات نہایت درجہ مبالغہ آمیز پرانگندہ انگریزیت شمس علی کام کریمزوی کی مکتوبہ مذمت کا اندازہ صحیح کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ انیس لاکھ روپے کی جلد و جہد کا صحیح اندازہ وہی کر سکتے ہیں جو ان کے بیان کی جگہ پر غور کریں۔ ان کے اپنے وقت کا کچھ حصہ دینے یا رہتے ہیں عرفیہ بنیاد پر خوش فہمی منطقی تہمید اور مذمت۔ ان کے بیان کی جگہ پر غور کریں۔ ان کے اپنے وقت کا کچھ حصہ دینے یا رہتے ہیں عرفیہ بنیاد پر خوش فہمی منطقی تہمید اور مذمت۔ ان کے بیان کی جگہ پر غور کریں۔

نائب الخیر خلیفہ دار فلیڈ ایف پیجی ہر شک و کا فر کو انیس لکھ ادا م چھای نہیں بلکہ بہت اچھا ہے
جناب لدی محمد عبدالباری صاحب پر فیروزہ شانیہ بیتہ سلطانوں کے قوی کاموں سے بدلہ ہو چکا ہوں لیکن انیس لکھ ادا
حالات ادا نہیں کیوں کہ پیر لاہور اجماع میں ہر ایک انیس لکھ ادا کے چند مستثنائی کاموں میں ہے۔ معلوم ہوتا ہے افکار
اور منہ بیز سے کام ہوتا ہے۔ (میں برقی افکار پائی شاہی چندہ سے پیشہ ہو کر تھانہ انیس لکھ ادا کو ملے گا)

قابض محض توکل علی اللہ صرف پہلک کی دنگی سے اور وہ بھی زائد بلڈا لے نیز بالکل بے پیر غافلہوں سے کام لیا جاتا ہو اور بس

صلائے عام

کارخانہ قدرت کا نشانہ اور توکل کی برکت دیکھنی ہو تو انیس الغزوار کا سائنہ پچشم خود فرمایا جائے آگئی آمد فی اور کثرت کار و بار اور
فاش ہو چکی قصد یقین معائنہ کنندگان سے معذور و چند آرا کے خلاصہ کا خلاصہ نہایت مدبختہ گزشتہ کے الفاظ میں بیان کیا جائے

استدعائے خاص

یتیمان انیس الغزوار سے ایسی امداد کے مستحق ہیں جو آپ یا دھرم بار بھی نہ ہو اور دھرم سیکر دیو تمیم پل جہاں سے ہو اور

(۱) چرم قرآنی (۲) فطرہ (۳) زکوٰۃ (۴) ایک ایک منشی چاول

امید کہ آپ اپنی گرانقدر گریہ مراد امداد سے انیس الغزوار کو اس سے وہ چند تیلے کی پرورش کا موقع دے گئے۔

قواعد و ضوابط

۱۔ سالہ انیس الغزوار ہر ماہ ہلال کے اوائل میں شائع ہو گا ۲۔ سالہ انیسوں کی امدادیں تقریباً ہفت جلدی کیا گیا ہے۔

۳۔ ایک امداد میں نو سو پچہتم خانہ کی استدعا ہے کہ روزانہ ایک ایک منشی چاول جو کم از کم امانہ پانچ سو چار سو امداد سالانہ ایک سو چار

محنت سے انیس ہزار اضافہ امداد سالانہ ۱۰۰۰۰

۴۔

۵۔

۶۔ اساتذہ ہیں۔ ایم ایم انتہا و ہندہ۔ ذات کیساتھ عنعنہ تہنوں کی پرورش کے خیال سے خاص طور پر رعایت کی جائے گی۔

۷۔ دھرم حلویم ثواب کے ہر پتہ کی پرورش کا باعث ہونے۔

نوٹی دو کہ نامت واقع نامی

دوکان حیاتی۔ نان کارگر بہترین کن عمدہ سلائی۔ پابند۔ عمدہ دوکان فرخ سادی۔ ہر نوٹہ کا بہتر سا بہتر فرخ۔

دوکان میدانی۔ بہتر قسم اور ہر نوٹہ کا بہترین کام۔ دوکان بورڈ نوٹہ فرخ۔ مکان کی آئل ٹینک۔ وائٹ ٹینک۔ ویرہ۔

دوکان اصلاح سادی نفیس چھات فریشٹن ڈرینگ۔ شوم دھرم صناعتی تمیز ملز کا شوروم دن رات کھلا رہتا ہو خیال رہے

